سوال

(83)سینے پر ہاتھ باندھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں ہاتھ کہاں باندھے جائیں؟ بعض لوگ تحت السرۃ والی روایت پیش کر کے کہتے ہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے چاہییں، جب کہ دوری احادیث میں نبی ﷺ کا معمول علی الصدر، یعنی سینے پر ہاتھ باندھنا مذکور ہے۔ اس مسئلے کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کر کے شکر گزار فرمائیں۔ (سائل: شفیق الرحمٰن شاکر سیالکوٹ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں مستند احادیث کی رو سے صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سینے پر ہاتھ باندھتے تھے۔ احادیث درج ذیل ہیں:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: «صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ» (اخرجہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ، بلوغ المرام: ص ۲۹۔ نووی: ص ۱۷۳، تحفۃ الاحوذی: ص ۲۱۵ ج ۱)

''وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر اپنے سینے پر رکھا۔''

اس حدیث کو علامہ ابن سید الناسؒ، شیخ محمد قائم سندھی حنفیؒ، محقق ابن امیر الحاج حنفی صاحب بحر الرائق اور علامہ محمد حیات سندھی حنفی نے صحیح کہا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ اور امام شوکانی نے بھی اس حدیث کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو: فتح الغفور اور تحفۃ الاحوذی۔

۲۔ عن هلب الطائی قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، وَرَأَيْتُهُ، قَالَ، يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ» وَصَفَ يَحْيَى: الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَوْقَ الْمِفْصَلِ۔ (رواہ احمد فی مسندہ ورواۃ ھذا الحدیث کلھم ثقات واسنادہ متصل، تحفۃ الاحوذی: ج ۱ ص ۲۱۶، نیل الاوطار: ص ۲۰۸ ج ۲)

''جناب ہلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ سلام کے بعد دائیں جانب اور کبھی بائیں جانب سے نمازیوں کی طرف رخ موڑتے، نیز میں نے دیکھا کہ آپ بائیں ہاتھ کے جوڑ کے اوپر دایاں ہاتھ رکھتے اور سینے پر ہاتھ باندھتے۔

۳۔ ((عَنْ طَاؤس قال کان النبی ﷺ یَضَعُ یَدَہُ الْیُمْنیٰ عَلیٰ یَدِہِ الْیُسْریٰ ثُمَّ یشد بھما علی صدرہ وھو فی الصلوۃ)) (مراسیل ابی داؤد: ص ۶)

یعنی رسول اللہ ﷺ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پرسینے پر باندھا کرتے تھے۔ یہ حدیث: اگرچہ مرسل ہے،تاہم امام مالکؒ اورامام ابوحنفیہ کے نزدیک مرسل حجت ہوتی ہے۔

ان تینوں حدیثوں سے معلوم ہواکہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے چاہییں۔ رہی وہ روایتیں جن میں ناف کےنیچے ہاتھ باندھنے کا ذکر ملتا ہے، جیساکہ جناب سائل نے لکھا ہے توگزارش ہے کہ اس قسم کی جودوایک روایتیں ہیں وہ سنداً مخدوش ہیں۔ مثلاً

۱۔ ((عن وائل بن حجر قال رأیت النبی ﷺ یضعُ یمینه علیٰ شمالِه تحتَ السرة))

’’میں نے دیکھاکہ رسول اللہ ﷺ نے ناف کےنیچے ہاتھ باندھے تھے۔‘‘

یہ سند کے لحاظ سے اگرچہ صحیح ہے،تاہم متن کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح نہیں۔ یہ روایت دراصل مصنف ابن ابی شیبہ کی ہے اوراس حدیث کےنیچے ابراہیم نخعی کا قول ہے جس میں تحت السرہ کا جملہ موجود ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاتب نے غلطی کے اس صحیح سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کا یہ جملہ ملا دیا ہے۔ ورنہ یہ جملہ وائل کی حدیث میں موجود نہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ماہرین علم حدیث اورقائلین مذہب نے بھی اس حدیث سے استدلال نہیں کیا، جن میں حافظ ابن حجرؒ اور حافظ ابوعمرو بن عبدالبر کے علاوہ حافظ بدرالدین عینی حنفی شارح بخاری ابن کمانی حنفی شیخ محمد فاخرالہ آبادی شیخ محمد حیات سندھی حنفی اورابن امیر الحاج حنفی وغیرہ افاضل خاص طورپر قابل ذکرہیں۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی خاص قابل غورہے کہ مسنداحمد میں یہ حدیث بالکل اسی سند کے ساتھ مروی ہے مگراس میں تحت السرہ کا جملہ موجود نہیں۔ لہٰذا معلوم ہواکہ اس حدیث میں جملہ (تحت السرہ) محفوظ نہیں ہے، لہٰذااس سے استدلال صحیح نہیں۔

۲۔ ((عن علی رضی اللہ عنه قال اِنَّ من السُّنَّةِ فِی الصلوة وَضعُ الأکُفِّ علی الاکف تحت السُّرَة)) (رواہ احمدوابوداؤد، نیل الاوطار: ص۲۱۰ ج۲)

یعنی نماز میں سنت یہ ہے کہ ناف کےنیچے ہاتھ باندھے جائیں۔

لیکن یہ روایت اس لیے قابل استدلال نہیں ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن اسحاق واسطی ہے اوروہ سخت ضعیف ہے جیساکہ حافظ زیلعی نصب الرایہ میں لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل اورابوحاتم نے اس کو منکرالحدیث کہا ہے۔ امام یحیی بن معین نے اسے لیس بشی قراردیا ہے۔

امام بخاری نے فیہ نظر اور بیہقی نے متروک کہا ہے۔ امام نووی نے اسے بالاتفاق ضعیف کہا ہے:

ھوحدیث متفق علی تضعیفه فان عبدالرحمان بن اسحاق ضعیف بالتفاق (نووی: ص۳۰۷ ج۱۔ تحفۃ الاحوذی: ص۲۱۵ ج۱)

لہٰذا یہ حدیث بھی قابل استدلال نہیں ہے۔

دوسری حدیث حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی بتائی جاتی ہے جس میں أخذ الاکف علی الأکف تحت السرة کے الفاظ ملتے ہیں، جیساکہ سنن ابی داؤد میں ہے مگر یہ حدیث بھی اسی عبدالرحمان بن اسحاق واسطی سے مروی ہے جوکہ سخت ضعیف ہے۔

حدیث نمبر۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((ثلث من اخلاق النبوۃ تعجیل الافطار وتاخیر السحور ووضع الید الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ تحت السرۃ)) (ذکرہ ابن حزم فی المحلی تعلیقا)

’’امور نبوت میں تین باتیں بھی شامل ہیں۔ (۱) روزہ جلد افطار کرنا (۲) دیر سے سحری کھانا (۳)ناف کےنیچے ہاتھ باندھنا۔‘‘

مگراس حدیث کوہمارے حنفی بھائی اپنی کتابوں میں ضرور ذکر کرتے ہیں: مگراس کی سند بیان نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں اس حدیث میں استدلال کرنا محض دل بہلاوہ ہے اور

بس۔ ملاحظہ ہو (تحفۃ الاحوذی ص ۲۱۵ ج ۱)

بہر حال مسنون صرف یہ ہے کہ نماز میں سینہ کے اوپر ہاتھ باندھے جائیں، ناف کے اوپر یا ناف کے نیچے کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔ اسی طرح جو لوگ سرے سے ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے کے قائل ہیں وہ بھی صحیح نہیں۔ بہر حال ہمارے نزدیک صحیح صرف یہ ہے کہ سینہ کے اوپر ہاتھ باندھے جائیں : جیسا کہ احادیث صحیحہ آپ کے سامنے ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم وحکمہ احکم۔

نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا

یاد رہے ان دو بزرگوں کا جنھوں نے نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کی سنت کا مذاق اڑایا اور اس کو ہدف تنقید بنایا اور فقہ حنفی سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی فقہ میں جو مسائل ہیں جن کے متعلق مشہور کر رکھا ہے یہ کتاب وسنت کا عطر و نچوڑ ہیں لیکن اس میں بعض ایسے مسائل ہیں جن کا کتاب وسنت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

اب وہ روایات نقل کی جاتی ہے جو نماز کی حالت قیام میں قبل از رکوع سینہ پر ہاتھ باندھنے کے ثبوت میں ہیں۔

۱۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے صحیح ابن خزیمہ کی روایت :

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : «صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ» (صحیح ابن خزیمۃ : صفحہ ۲۴۳ جلد ۱)

''وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے (قیام کی حالت میں قبل از رکوع) اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینہ پر رکھا (باندھا)۔''

صحیح ابن خزیمہ کی یہ روایت مفسر قرآن شیخ الحدیث امام ابو محمد عبدالستار محدث دہلویؒ نے بخاری کی شرح نصرۃ الباری (ص ۱۶۳ پ ۳) میں، امام نووی نے شرح مسلم میں (ص ۱۷۳، ۲۱۵ ج ۱) شارح حدیث شیخ الحدیث علامہ ابو محمد عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں (ص ۲۱۳، ۲۱۵ ج ۱) محدث شہیر ابو طیب شمس الحق عظیم آبادی نے عون المعبود شرح ابوداوٗد میں (ص ۲۷۶ ج ۱) مولانا محمد عطاء اللہ حنفی بھوجیانیؒ نے التعلیقات السلفیہ علی النسائی میں (ص ۱۰۵ ج ۱) م ولان محمد تھانوی نے حاشیہ نسائی میں (ص ۱۳۱، ج ۱ مطبوعہ کراچی) محمد بن عبداللہ علوی نے مفتاح الحاجہ شرح ابن ماجہ میں (ص ۱۵۹) التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی (ص ۲۸۵، ج ۱) نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار (ص ۱۹۵، جلد ۲) مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح (طبع جیدی سرگودھا ص ۶۰، ج ۱) مشکوۃ شریف مترجم ترجمہ از مولانا شیخ الحدیث محمد سماعیل سلفی (حاشیہ صفحہ ۵۲۷ جلد ۱) تلخیص الجبیر (ص ۲۲۴، جلد ۱) بلوغ المرام مع سبل السلام (مطبوعہ ریاض، ص ۳۹۳، جلد ۱) دین الحق (ص ۲۱۲) میں بھی ہے۔ یاد رہے : غزنوی ترجمہ کے مولف اور مولانا شیخ الحدیث محمد اسماعیل سلفی اس روایت کے متعلق علامہ ابن حجر کی رائے اس طرح نقل کرتے ہیں : علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

مسند احمد کی روایت :

مسند احمد میں قبیصہ بن ہلب کی روایت اس طرح ہے :

((عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، وَرَأَيْتُهُ، قَالَ، يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ)) (مسند احمد مطبوعہ گوجرانوالہ ص ۲۱۴ ج ۵)

''قبیصہ بن ہلب نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو (نماز سے سلام پھیرنے کے بعد) کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف پھرتے دیکھا اور (نماز میں قیام کی حالت میں قبل از رکوع) میں نے آپ ﷺ کو سینہ پر ہاتھ باندھتے دیکھا۔''

مسند احمد کی یہ روایت تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی (ص ۲۱٦، جلد ا) عون المعبود شرح ابوداؤد (ص ۲۷٦، جلد ا) التعلیقات السلفیہ علی النسائی (ص ۱۰۵، ج ا) التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی (ص ۲۸۵ جلد ا) حاشیہ مشکوٰۃ شریف مترجم غزنوی ترجمہ ص ۷۴۰ ج ا) دین الحق فی تنقید جاء الحق (ص ۲۱۷) میں بھی ہے۔

۳۔ بیہقی کی وائل بن حجرؓ کی روایت :

باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلوۃ من السنۃ۔ باب نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنا سنت ہے۔ غور فرمائیں کہ امام بیہقیؒ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کے بارے میں باقاعدہ باب باندھا ہے۔ اس باب میں وائل بن حجرؓ کی جو روایت ہے وہ اس طرح ہے :

((عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْ حِينَ نَهَضَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ الْمِحْرَابَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ بِالتَّكْبِيرِ، ثُمَّ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى يُسْرَاهُ عَلَى صَدْرِهِ)) (بیہقی : ص ۳۰ ج ۲)

''وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا (جب کے لیے اذا یا حین کا لفظ استعمال کیا گیا ہے) جب آپ ﷺ مسجد کی طرف کھڑے ہوئے تو آپ محراب میں داخل ہوئے (نماز شروع کی تو) آپ ﷺ نے تکبیر (اولیٰ) کے ساتھ دونوں ہاتھ بلند کئے، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے پر باندھا۔''

بیقھی کی یہ روایت التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی (ص ۲۸۵، ج ا) مین بھی ذکر کی گئی ہے۔

۴۔ بیہقی کی دوسری روایت بالفاظ دیگر :

((عن وائل انہ رای النبی ﷺ وضع یمینہ علی شمالہ ثم وضعھما علی صدرہ)) (بیہقی : ص ۳۰، ج ۲)

''وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو (نماز میں قیام کی حالت میں) دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا، پھر ان دونوں کو اپنے سینے پر باندھا۔''

بیہقی کی یہ روایت التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی (ص ۲۸۵، ج ا) میں مذکور ہے۔

۵۔ مسند بزار کی روایت :

مسند بزار کی جو روایت تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ہے، وہ اس طرح ہے : عند صدرہ (تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی : ۲۱٦، ۲جلد ا) صفحہ ۱۴ سینے کے پاس (یعنی سینے پر) ہاتھ باندھتے تھے۔ مسند بزار کی یہ روایت نصرۃ الباری ترجمہ وشرح صحیح البخاری صفحہ ۲۲۳ پ ۳ اور التعلیقات السلفیہ علی النسائی (ص ۱۰۵) میں بھی ہے۔

٦۔ مراسیل ابوداؤد کی روایت :

((عَنْ طَاوٗس قال کان النبی ﷺ یَضَعُ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِهِ الْیُسْرٰی ثُمَّ یشد بھما علی صدرہ وھو فی الصلوۃ)) (عون المعبود شرح ابی داوٗد وحاشیہ صفحہ ۲۷۵ جلد ا ومراسیل ابی داوٗد صفحہ ٦ مطبوعہ کراچی)

''طاوٗس نے روایت کی کی رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے اور (قیام کی حالت میں) پھر ان کو اپنے سینے پر باندھتے نماز میں۔''

مراسیل کی یہ روایت تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی (ص ۲۱٦، جلد ا) التعلیقات السلفیہ علی النسائی (ص ۱۰۵ جلد ا) مفتاح الحاجۃ شرح ترمذی (ص ۵۹) نیل الاوطار (ص ۱۹۵، ج ۲) دین

الحق فی تنقید جاء الحق (ص ۲۱۸) میں بھی ہے۔

صحابہ کے آثار:

بیہقی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر اس طرح ہے:

((قال ان علیا رضی اللہ عنہ قال فی ھذہ الایۃ فصل لربک وانحر قال وضع یدہ الیمنی علی وسط یدہ الیسری ثُمَّ وَضَعَہُمَا عَلَی صَدرِہِ)) (بیہقی: صفحہ ۳۰ جلد ۲ باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلوۃ من السنۃ۔)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آیت (فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ) کی تفسیر میں فرمایا کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے ت درمیان (یعنی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر) رکھ کر سینے پر باندھا۔''

بیہقی کا حضرت علی رضؓ کا یہ اثر تفسیر ابن جریر طبری (ص ۲۱۰، پارہ ۳۰، جلد ۱۲) احکام القرآن للجصاص حنفی (ص ۱۹، جلد ۳) حاشیہ مشکوۃ شریف مترجم غزنوی (ترجمہ صفحہ ۱۷۴) تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی (ص ۲۱۵، جلد ۱) التعلیقات السلفیہ علی النسائی (صف ۱۰۵ جلد نمبر ۱) میں بھی ہے۔

حضرت انس کا اثر:

عَن اَنَس رضی اللہ عنہ مِثلہ۔ (بیہقی: صفحہ ۳۱، ۳۰ ج ۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول اس جیسا (یعنی کہ حضرت علی رضؓ کے قول جیسا) ہے فصل لربک وانحر کی تفسیر میں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بیہقی میں اس طرح مروی ہے:

((عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنہُمَا فِی قَولِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ {فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ} [الکوثر: 2] قَالَ: "وَضعُ الیَمِینِ عَلَی الشِّمَالِ فِی الصَّلَاۃِ عِندَ النَّحرِ)) (بیہقی: ص ۳۱ ج ۲)

''ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (فصل لربک وانحر) کی تفسیر میں مروی ہے کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر نحر کے پاس (یعنی سینے پر) دونوں ہاتھ باندھے۔''

بیہقی کا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اثر نیل الاوطار (ص ۱۹۵، ج ۲) میں بھی ہے۔

مولانا مودودی:

مولانا مودودی اس آیت فصل لربک کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اسی طرح وانحر یعنی نحر کرو سے مراد بعض جلیل القدر بزرگوں سے یہ منقول ہے کہ نماز میں بائیں ہاتھ پر دایاں رکھ کر اپنے سینے پر باندھنا ہے: الخ (تفہیم القرآن: ص ۴۹۶ جلد ۲)

مزید کچھ کتب کے حوالے دیئے جاتے ہیں ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کتب میں بھی یہ مضمون کسی میں تو کافی تفصیل اور کسی میں بالکل مختصر ہے بہر حال فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ کتب مندرجہ ذیل ہیں۔ حاشیہ مشکوۃ شریف مترجم (ص ۳۵۳، ۳۵۲ ج ۱) بلوغ المرام مترجم از مولانا عبدالتواب ملتانی (حاشیہ صفحہ ۱۱۴، جلد ۱) اتحاف الکرام اردو شرح بلوغ

المرام از مولانا صفی الرحمٰن صاحب مبارکپوری (ص ۱۹۱، جلد ۱) فتاویٰ نذیریہ (ص ۴۵ج ۱) از سید نذیر حسین دہلوی) فتاویٰ اہل حدیث از حضرت العلام حافظ عبداللہ روپڑی (ص ۴۶۱ (فتاویٰ علمائے اہلحدیث (س ۹۱تا ۹۵، ج ۳۔ مرتبہ مولانا علی محمد سعیدی) فتاویٰ برکاتیہ (ص ۱۳۸ از علامہ ابوالبرکات احمد) مکمل نماز از مولانا عبدالوہاب محدث دہلوی (حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۲۱۵) تعلیم الصلوٰۃ (ص ۱۰۳، ۲۶از حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ روپڑی) اہلحدیث کے امتیازی مسائل (ص ۷۷) راہ سنت (ص ۱۰۰ از حضرت مولانا ابوالسلام محمد صدیق) صلوۃ الرسول مع تخریج تسہیل الوصول (ص ۱۹۹تا ۲۰۳ از مولانا محمد صادق سیالکوٹی) اہلحدیث کا مذہب (صفحہ ۱۷۲ از مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ) صلوۃ المصطفی (ص ۲۵۳ از شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز) نماز کے مسائل (ص ۳۷ محمد اقبال کیلانی صاحب) صلوٰۃ النبی (ص ۴۳از مختار احمد ندوی)، حدیث نماز (ص ۵۳از مولانا حافظ عدالمتین صاحب جوناگڑھی) نماز نبوی (ص ۱۴۴ از ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن صاحب)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب وسنت کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص329

محدث فتویٰ